الاستفتاء

محترم و مکرم جناب الشیخ مفتی مولانا محمد عبیداللہ خان عفیف صاحب شیخ الحدیث دارالحدیث چینیانوالی لاہور مودبانہ گذارش ہے کہ میرا بیٹا منظور الٰہی عرف بابر منظور تقدیر الٰہی سے وفات پا گیا ہے اب مسئلہ ترکہ کی تقسیم کا ہے آپ سے التماس ہے کہ اس مسئلہ کے بارے میں علمائے دین اور مفتیان شرع متین کیا فرماتے ہیں جبکہ مرحوم کے ورثاء میں اس کے والدین ایک بیوہ ایک بیٹا اور ایک بیٹی اور ایک بہن حیات ہیں جبکہ مرحوم کی انشورنس کی ساری رقم اس کی بیوہ کے نام آگئی ہے۔ اب وضاحت اس مسئلہ کی درکار ہے کہ کیا انشورنس کی ساری رقم اس کی بیوہ کو ملے گی یا مذکورہ بالا ورثاء بھی اس میں حق رکھتے ہیں۔ اس بارے میں شرعی فتویٰ صادر فرمایا جائے جناب کا ممنون احسان ہو گا۔

الف دین ولد نور محمد قوم قریش مکان نمبر 41 A گلی نمبر 58 ایک پارک پیر بہاول شیر روڈ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الوہاب و منہ الصدق والصواب بشرط صحت سوال واضح ہو کہ شریعت میں انشورنس و بیمہ زندگی کا کوئی تصور نہیں۔ یعنی انشورنس کرانا شرعاً جائز نہیں اور اس کے ذریعہ وصول ہونے والا روپیہ حرام (۱) ہے لہٰذا جب یہ روپیہ ہی حرام اور ناپاک ہے تو حرام اور

۱۔ کیونکہ اس میں سود بھی ہے اور جوا بھی اور یہ دونوں چیزیں حرام ہیں چنانچہ سود کی حرمت میں فرمایا احل اللہ البیع وحرم الربوا فمن جاءہ موعظۃ من ربہ فانتہی فلہ ما سلف وامرہ الی اللہ ومن عاد فاولئک اصحٰب النار ھم فیھا خالدون (البقرہ ۲۷۵) اللہ نے تجارت کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام۔ لہٰذا جس شخص کو اس کے رب کی طرف سے یہ نصیحت پہنچے اور آئندہ کے لئے وہ سود خوری سے باز آجائے تو جو کچھ وہ پہلے کھا چکا سو کھا چکا' اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے۔ اور جو اس کے حکم کے بعد بھی ایسی حرکت کا اعادہ کرے وہ جہنمی ہے جہاں وہ ہمیشہ رہے گا۔

یایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وذروا ما بقی من الربوا ان کنتم مومنین فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ (البقرہ ۲۷۸) اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو۔ اور جو کچھ تمہارا سود لوگوں پر باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو۔ اگر واقعی تم ایمان لائے ہو۔ لیکن اگر تم نے ایسا نہ کیا تو آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے تمہارے خلاف اعلان جنگ ہے۔ ان دونوں آیات صریحہ سے ثابت ہوا کہ سود لینا دینا دونوں حرام ہیں رہا جوئے کا حکم تو فرمایا یایھا الذین امنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطن فاجتنبوہ لعلکم تفلحون (المائدہ ۹۰) اے لوگو جو ایمان لائے ہو یہ شراب اور جوا اور یہ آستانے اور پانسے یہ سب گندے شیطانی کام ہیں ان سے پرہیز کرو' امید ہے تمہیں فلاح حاصل ہو گی۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ جوا بھی حرام ہے۔ چونکہ انشورنس میں سود اور جوا دونوں پائے جاتے ہیں۔ لہٰذا انشورنس بھی حرام ہے۔

ناپاک مال میں وراثت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا یعنی مسلمان حرام اور ناپاک مال کا شرعاً وارث نہیں ہوتا اس لئے اس حرام اور ناپاک مال کو شرعی طریقہ سے ورثاء میں تقسیم کے لئے فتویٰ لینا جائز نہیں۔ ہاں اگر یہ روپیہ حلال ہوتا تو پھر بحکم **ولا بویہ لکل واحد منھما السدس مما ترک** (سورۃ النساء ۱۱) متوفی منظور الٰہی کے والدین کو چھٹا چھٹا حصہ ملتا۔ کیونکہ اولاد کی صورت میں والدین کا چھٹا چھٹا حصہ قرآن مجید میں مقرر کیا گیا ہے جیسے کہ آگے **ان کان لہ ولد** کی تصریح موجود ہے اور بحکم **فان کان لکم ولد فلھن الثمن مما ترکتم** (النساء آیت ۱۲) متوفی منظور کی بیوہ کو صرف آٹھواں حصہ ملتا اور باقی ماندہ ترکہ (مال) **للذکر مثل حظ الانثیین** (سورۃ النساء ۱۱) متوفی کے بیٹے کے مقابلہ میں دوگنا حصہ ملتا یعنی بیٹی بیٹے کے مقابلہ میں نصف کی مالک ہوتی۔ دو حصے بیٹے کو اور ایک حصہ بیٹی کو اور متوفی کی بہن محروم رہتی۔

یہ شرعی تقسیم صرف طیب اور حلال مال کی صورت میں ہے۔ ورنہ حرام مال میں شرعاً قانون وراثت نہیں چلتا۔ اور یہ بھی واضح رہے شرعی طریقہ تقسیم سے تقسیم کر لینے سے حرام مال پاک اور حلال نہیں ہو سکتا۔ اس لئے بنیادی طور پر یہ سوال ہی غلط ہے۔ تقویٰ اور عزیمت کا تقاضا تو یہ ہے کہ ایک مسلمان کو انشورنس کے نتیجہ میں وصول ہونے والا روپیہ وصول ہی نہ کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ حلال روزی کھانے والے کو حلال رزق دینے پر قادر ہے۔ بہرحال مفتی کے نزدیک انشورنس حرام ہے اور اس کے ذریعہ حاصل ہونے والا روپیہ بھی حرام اور ناپاک ہے۔ **ھذا ما عندی واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب**

کتبہ ووقع علیہ

محمد عبیداللہ خان عفیف بن الشیخ محمد حسین بلوچ

صدر مدرس دارالحدیث چینیانوالی' لاہور

اعلان

فروری اور مارچ کا شمارہ خصوصی اشاعت کے طور پر شائع ہو گا۔ امام العصر علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ سے متعلق تاثرات و مقالات یکم فروری تک پہنچ جانے چاہئیں۔ قارئین حضرات نوٹ فرما لیں۔

(مینجر)